جو لوگ اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اُن کے تابع کر دیتا ہے

(فرمودہ 25 نومبر 1955ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ 1

اس کے بعد فرمایا۔

"قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی دو پیدائشیں ہیں۔ ایک بشری اور ایک انسانی۔ بشری پیدائش کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ہم نے تم کو پیدا کیا ہے۔ یعنی تمہیں ایک ذی حیات وجود بنایا ہے۔ اور انسانی پیدائش کے متعلق فرماتا ہے کہ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ہم نے تمہاری ایک روحانی شکل بنائی ہے۔ صورت سے چیز پہچانی جاتی ہے اور انسان کے جو روحانی کمالات ہیں اُنہی کے ذریعہ سے وہ دوسری مخلوقات سے ممتاز طور پر پہچانا جاتا ہے۔ بائبل سے پتا لگتا ہے کہ صورت سے کیا مراد ہے۔ بائبل میں آتا ہے۔ "اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔" 2

پس صَوَّرْنٰكُمْ کے معنے ہیں کہ ہم نے اس کے اندر اخلاقِ الٰہیہ اور صفاتِ الٰہیہ پیدا

کیں ۔ یعنی پہلے تو ہم نے اس کی جسمانی خلق کی ۔اس کے ناک، کان ،ہاتھ اور پاؤں بنا دیئے، دھڑ بنا دیا۔اس کے بعد ہم نے اس کے دماغ کی اِس قدر تربیت کرنی شروع کی اور اس کی قوتوں کا اِس طرح ارتقاء شروع کیا کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر جذب کرنے کے قابل ہوگیا۔اوراس کے اندران کے اظہار کی اہلیت پیدا ہوگئی۔اس کے بعد ہم نے ملائکہ سے کہا کہ تم اب اس انسان کوسجدہ کرو۔حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں اس بات پر بار بار زور دیا گیا ہے سجدہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے جائز نہیں۔اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اس سجدہ سے مراد مجازی سجدہ ہے۔اوراسکے معنے اطاعت کے ہیں۔مگر مجازی سجدہ بھی تو مجازی خدا کے سامنے ہی ہوسکتا ہے۔ اس لیے فرمایا ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کہ پہلے تو ہم نے تمہارے اندر خدائی صفات پیدا کیں اور جب تم خدائی صفات کے جذب کرنے اوران کے اظہارکرنے کے قابل ہوگئے تو ہم نے ملائکہ سے کہا کہ سجدۂ حقیقی تو بہرحال میرے سوا کسی اَور کے سامنے کرنا منع ہے لیکن ہم تم کو ایک مجازی سجدہ کا حکم دینے لگے ہیں اوراس سجدہ کے لیے ایک مجازی خدا کی ضرورت ہے۔ اور وہ مجازی خدا وہ انسان ہے جس کے اندر الٰہی صفات پائی جائیں۔

پس اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ یہاں جس آدم کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد ابوالبشر آدم نہیں بلکہ اِس سے ہر انسانِ کامل مراد ہے۔کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے خَلَقْنٰكُمْ فرمایا ہے۔ خَلَقْنٰكَ نہیں فرمایا۔اِسی طرح فرمایا ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پھر ہم نے تم سب کے اندر یہ مادہ پیدا کیا کہ تم الٰہی صفات کو اپنے اندر جذب کرسکو اوران کا اظہار کرسکو۔پھر جب تم میں سے بعض نے اپنے اندر خدائی صفات پیدا کرلیں تو ہم نے ملائکہ سے کہا اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ تم اس آدم کو سجدہ کرو۔ کیونکہ اس کے اندر ہماری صفات آ گئی ہیں اور وہ انہیں ظاہر کرنے لگ گیا ہے۔ چنانچہ مختلف زمانوں میں مختلف آدم تھے۔کسی زمانہ میں ابوالبشر آدم تھے۔کسی زمانہ میں نوح علیہ السلام آدم تھے۔کسی زمانہ میں ابراہیم علیہ السلام آدم تھے۔کسی زمانہ میں اسحاق علیہ السلام آدم تھے۔کسی زمانہ میں یعقوب علیہ السلام آدم تھے۔کسی زمانہ میں یوسف علیہ السلام آدم تھے۔کسی زمانہ میں موسیٰ علیہ السلام آدم تھے۔کسی زمانہ میں داؤد علیہ السلام آدم تھے۔کسی زمانہ میں یرمیاہ علیہ السلام

آدم تھے۔ کسی زمانہ میں حزقیل علیہ السلام آدم تھے۔ کسی زمانہ میں دانیال علیہ السلام آدم تھے۔ کسی زمانہ میں ملاکی علیہ السلام آدم تھے۔ کسی زمانہ میں یحییٰ علیہ السلام آدم تھے۔ کسی زمانہ میں مسیح علیہ السلام آدم تھے۔ پھر جس طرح ابوالبشر آدم تھا اسی طرح ابوالانسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدم تھے۔ پس فرماتا ہے کہ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ یہ جو صفاتِ الٰہیہ کو ظاہر کرنے والا آدم ہے تم اس کے آگے سجدہ کرو۔ لیکن پھر بھی سجدہ کے معنے مجازی سجدہ کے ہی ہوں گے۔ کیونکہ حقیقی سجدہ سوائے خدا تعالیٰ کے اَور کسی کے سامنے جائز نہیں۔ اِسی لیے ہم نے مجازی سجدہ کا حکم بھی ایسے مجازی خدا کے لیے دیا ہے جو صفات الٰہیہ کو ظاہر کرنے والا ہے اور اس سجدہ کے معنے اطاعت کے ہیں۔

پھر ملائکہ کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کہتا ہے وہ کرتے ہیں وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے3۔ اب اگر اُسْجُدُوْا سے مراد ہر انسان کے آگے سجدہ کرنا ہو تو اِس کے معنے یہ بنیں گے کہ یہ چوری کرے تو تم بھی چوری کرو۔ یہ ڈاکا مارے تو تم بھی ڈاکا مارو۔ یہ قتل کرے تو تم بھی قتل کرو۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ سجدہ بہرحال اُسی آدم کے آگے ہوسکتا ہے جو کبھی چوری نہیں کرسکتا، جو کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا، جو کبھی فریب نہیں کرسکتا، جو کبھی شرک نہیں کرسکتا، جو کبھی بددیانتی نہیں کرسکتا، جو کبھی ظلم نہیں کرسکتا، جو کسی قسم کی خرابی ظاہر نہیں کرسکتا۔ اور چونکہ وہ خود اُن صفات کا حامل ہوگا جو ملائکہ کی صفات سے بڑی ہیں اس لیے اگر ایسے آدم کی اطاعت کی جائے تو درست ہوگا۔ جو شخص خدائی صفات کا مظہر ہوگا ملائکہ کی کیا طاقت ہے کہ اُس کے خلاف چلیں۔ ملائکہ کا فرض ہے کہ اُس کے ساتھ چلیں۔

پس یاد رکھو کہ تم میں سے ہر شخص کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت پیدا کی ہے کہ تم اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کرو اور اگر تم اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کرلو تو پھر تم میں سے ہر ایک کے لیے ملائکہ کو حکم ہوگا کہ وہ تمہاری مدد کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے کسی بندے کی مقبولیت دنیا میں پھیلے تو وہ ملائکہ کو حکم دیتا ہے۔ وہ اُترتے ہیں اور دنیا میں اُس کی مقبولیت کو پھیلا دیتے ہیں۔4

پس ہر انسان کے اندر یہ قابلیت ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو جذب کرسکتا ہے اور جب وہ

اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ جذب کر لیتا ہے تو فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہو جاتا ہے کہ وہ اُس کے پیچھے پیچھے چلیں۔ چنانچہ جہاں بھی وہ جاتا ہے فرشتے اُس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رُعب ڈالتے ہیں اور اُس کی محبت پیدا کرتے ہیں اور اِس طرح وہ لوگوں میں مقبول ہو جاتا ہے۔ پس کوشش کرتے رہو کہ تم سے سوائے خدائی صفات کے اور کوئی صفات ظاہر نہ ہوں۔ پھر یاد رکھو ملائکہ تمہارے تابع ہو جائیں گے۔ انہیں حکم ہوگا کہ وہ تمہاری اتباع کریں اور جس طرح تم کہو وہ اُس طرح کریں۔ مجازی سجدہ کے معنے بھی اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ پھر تم کہو گے یوں کہو تو وہ اُسی طرح کہنے لگ جائیں گے۔ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی سلوک ہوگا جو اُس کے خاص بندوں کے ساتھ ہمیشہ سے چلا آیا ہے کہ جس طرح وہ کہتے ہیں اُسی طرح ہو جاتا ہے۔ اور وہ اِس وجہ سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہہ دیتا ہے کہ میرے اس بندے کے دل میں وہی خواہش پیدا ہوگی جو میری خواہش ہوگی۔ پس جب میرا یہ بندہ کوئی خواہش ظاہر کرے تو اِس کے معنے یہ ہوں گے کہ میں نے وہ خواہش ظاہر کی ہے۔ اس لیے جس طرح تمہارا یہ فرض ہے کہ تم میری خواہش کو پورا کرو اُسی طرح تمہارا یہ فرض بھی ہے کہ تم اس کی خواہش کو بھی پورا کرو۔

پس انسان کا اصل مقام جس کا اس آیت سے پتا لگتا ہے یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صورت کو اختیار کرے۔ یعنی حقیقی پیدائش تو اس کی وہی تھی جو ابوالبشر آدم والی تھی۔ لیکن پھر وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ اس کو دوسری پیدائش نصیب ہو جائے۔ یعنی وہ خَلَقْنٰكُمْ والی حالت سے ترقی کر کے صَوَّرْنٰكُمْ والی حالت میں آ جائے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو یہ حکم دے دے کہ اب جو یہ کرے وہی تم کرو اور جو یہ کہے وہی تم کہو۔ کیونکہ یہ ہماری مرضی کے خلاف نہیں کر سکتا اور تم بھی ہماری مرضی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ پس جو کچھ یہ کرے گا وہی ہماری مرضی ہوگی۔ اور چونکہ تمہارا یہ فرض ہے کہ تم ہماری مرضی کو چلاؤ اِس لیے تم وہی کرو جو یہ کرتا ہے پس تم اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے بنو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے کس طرح تمہاری مدد کرتے ہیں۔ وہ تمہارے آگے بھی پھریں گے اور تمہارے پیچھے بھی پھریں گے۔ وہ تمہارے دائیں بھی پھریں گے اور تمہارے بائیں بھی پھریں گے۔ جیسے قرآن کریم

میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے آگے اور پیچھے فرشتوں کا ایک لشکر ہوتا تھا5۔ اور فرشتوں کے آپؐ کے آگے پیچھے ہونے کے یہی معنے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے ہوگئے تھے۔ اور فرشتے چونکہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے وجود ہیں اس لیے وہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے تا دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کا منشاء کیا ہے۔ جب محمد رسول اللہ ﷺ کوئی کام کرتے تو وہ سمجھتے کہ یہی خدا تعالیٰ کا منشا ہے اور وہ بھی وہی کام کرنے لگ جاتے۔ اور جب محمد رسول اللہ ﷺ کسی کام سے رُک جاتے تو فرشتے سمجھتے کہ خدا تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں کہ یہ کام کیا جائے اس لیے وہ بھی اُس کام سے رُک جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى 6 جب محمد رسول اللہ ﷺ نے کنکریوں کی ایک مُٹھی بھر کے پھینکی تو فرشتوں نے آپ کو دیکھ کر کہا۔ اب خدا تعالیٰ کنکریاں پھینک رہا ہے ہمیں بھی کنکریاں پھینکنی چاہئیں چنانچہ وہ سب کنکریاں پھینکنے لگ گئے۔ اب وہ کنکریاں صرف ایک مُٹھی بھر نہیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے پھینکی تھیں بلکہ فرشتوں کی مُٹھیاں آپ کے ساتھ چل پڑیں۔ ایک مُٹھی میں آخر زیادہ سے زیادہ ہزار کنکر ہوں گے پھر ان کنکروں نے آگے پھیلنا بھی تھا اس لیے ممکن تھا کہ وہ کنکر کسی شخص کو لگتے اور کسی کو نہ لگتے۔ پس وہ پتھر سب مشرکین کو نہیں لگ سکتے تھے۔ مگر جب فرشتے بھی آپ کے ساتھ کنکر پھینکنے لگ گئے تو اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ سارے دشمن زخمی ہوگئے اور وہ مرعوب ہو کر میدان سے بھاگ گئے۔

پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو اور اُسی سے دعا کرو کہ وہ تمہارے اخلاق کو اس طرح درست کر دے کہ فرشتے تمہارے ساتھ چل پڑیں۔ یہ ایک بہت بڑی چیز ہے۔ جس کو یہ چیز نصیب ہو جائے وہ کامیاب ہو گیا۔ قرآن کریم میں فرشتوں کے متعلق آتا ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم سے اُترتے ہیں۔ اور رب کا حکم اُسی شخص کے لیے نازل ہوتا ہے جو رب کا ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص رب کا ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کہہ دیتا ہے کہ اس نے تو اپنے آپ کو میرے ہاتھ میں دے دیا ہے اور چونکہ اس نے اپنے آپ کو میرے ہاتھ میں دے دیا ہے اس لیے مجازی طور پر وہ مَیں بن گیا ہوں۔ اس لیے تم بھی مجازی طور پر اس کو سجدہ کرو یعنی اس کی اطاعت کرو۔ جو وہ کرتا ہے وہی تم کرو۔ جس سے وہ تمہیں روکتا ہے اُس سے رُک جاؤ۔ ہوتے ہوتے ایسا انسان اپنے دشمنوں

پر غالب آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی تائید اور نصرت کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور وہ دنیا میں خدا تعالیٰ کے نام کو پھیلا دیتا ہے۔ اُس کی محبت کو لوگوں کے دلوں پر غالب کر دیتا ہے اور وہ باتیں جو بظاہر ناممکن نظر آتی ہیں اُس کے ہاتھوں سے وہ ممکن ہو جاتی ہیں۔ اور وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دین کو مٹانا چاہتے ہیں اُس سے ٹکرا کر خود مٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتے ہیں کہ جاؤ اور اس کے ساتھ مل جاؤ۔

چنانچہ دیکھ لو ہماری جماعت میں سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے خوابیں دیکھیں اور جماعت میں داخل ہو گئے۔ قرآن کریم میں فرشتوں کے متعلق جو یہ آتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے [7] اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ تم مجازی خدا بن جاؤ کیونکہ جب تم مجازی خدا بن جاؤ گے تو فرشتے تمہاری مدد کے لیے اُتر آئیں گے۔ اور جب کسی کی مدد کے لیے خدا تعالیٰ کے فرشتے اُتر آئیں تو اُس کی کامیابی میں شبہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔"

(الفضل 22؍دسمبر 1955ء)

1: الاعراف :12

2: پیدائش باب 1 آیت 27

3: لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَ يَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ (التحریم:7)

4: الصحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ

5: لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ (الرعد:12)

6: الانفال:18

7: تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ (القدر :5)